اقتباسات

یوگوسلاویہ میں مسلمانوں کا شرعی نظام

شمالی یوگوسلاویہ میں بوسنیا اور ہرزیگوینا سے جنوبی یوگوسلاویہ یعنی مقدونیا اور اسکا بلج تک مسلمانوں کی آبادی ہے۔ ہر جگہ انکی مساجد ہیں۔ مدارس ہیں اور محاکم شرعیہ ہیں مسلمانوں کے علاوہ وہاں سلاوی، کروٹ، رومانی، ہنگری اور جرمن اقلیتیں بھی آباد ہیں۔ کل آبادی ڈیڑھ کروڑ افراد پر مشتمل ہے جس میں سترہ لاکھ مسلمان ہیں۔ اس وقت وہاں کا نظام جمہوری ہے۔ مگر گزشتہ ۱۹۲۰ء میں جب وہاں ڈکٹیٹر شپ قائم تھی انتخابات میں مسلمانوں نے بیس۲۰ نشستیں حاصل کی تھیں اور وزارت میں بھی چار مسلمان وزیر لیے گئے تھے۔

اس وقت وہاں جمہوری نظام میں مختلف سیاسی جماعتیں کام کر رہی ہیں جن میں ریڈیکل پارٹی بھی ہے، جمہوریت پسند بھی ہیں اور مزارعین بھی۔ کابینہ میں دو وزیر مسلمان ہیں جن میں ایک ڈاکٹر محمد سپاہو وزیر مواصلات ہیں۔

یوگوسلاویہ کے دار الحکومت بلغراد میں مسلمانوں کے مذہبی مسائل کا تصفیہ کرنے کے لیے محکمۂ شرعیہ قائم ہے۔ اور اس شرعی نظام سے یوگوسلاویہ کے تمام مسلمان وابستہ ہیں۔ قابلِ لحاظ چیز یہ ہے کہ وہاں مسلمانوں کو پورے طور پر مذہبی آزادی اور تہذیبی خود مختاری حاصل ہے جس میں نہ تو افراد دوسرے جماعتیں مداخلت کر سکتی ہیں، نہ خود حکومت دراندازہو سکتی ہے۔ انکی تہذیب اپنی تہذیب ہے۔ کسی دوسری تہذیب کو ان کے سر چیپکنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ان کے مذہبی معاملات پر کسی قسم کی پابندی

عائد ہے اور نہ وہاں کی پارلیمنٹ کو ان کے قوانین میں ردّ و بدل کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ان کے معاملات ان کے اپنے اختیار میں ہیں۔ خصوصاً اوقاف کی آمدنی اور ان کا انتظام۔

یوگوسلاویہ میں مسلمانوں کے لیے خود اپنے قوانین اور دستور ہیں۔ قیام جمہوریت کے بعد ۱۹۳۶ء میں وہاں کی جمعیتہ علماء نے مسلمانوں کے لیے ایک مذہبی اور تہذیبی دستور مرتب کیا جس کو ملک کی حکومت اور پارلیمنٹ نے تسلیم کر لیا۔ اس دستور کی رو سے جماعت اسلامیہ کو اوقاف اور شرعی مقدمات کے تصفیے کا حق حاصل ہے۔ اسی کو ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ مذہبی مدارس پر قبضہ حاصل ہے اور سرکاری مدارس میں بھی اسی کی بدولت مذہبی تعلیم مسلمانوں کے لیے جبری ہے اور اس کی نگرانی بھی اسی جماعت کے ذمّے ہے۔ حکومت مسلمانوں کے دستور و معاملات میں سوائے نگرانی کے کوئی مداخلت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ تمام مذہبی شعبوں پر مسلمانوں کا اپنا قبضہ ہے اور وہی ان کا اہتمام و انصرام کرتے ہیں۔ یوگوسلاویہ میں اسلامی امور کے انتظام و انصرام کے لیے پانچ ادارے قائم ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) پہلے ادارے کا نام مجلس الجماعات ہے۔ چونکہ یوگوسلاویہ کے مسلمان جماعتوں میں منقسم ہیں جنکی تعداد چار سو کے قریب ہے اس لیے یہ جماعت تمام مسلم قبائل کے ابتدائی امور کی نگرانی کرتی ہے۔ مثلاً پیدائش، اموات اور نکاح کا رجسٹر اس کے قبضے میں ہوتا ہے اور وہی ان کی غور و پرداخت کرتی ہے۔ مسلمانوں کی ہر جماعت پر ایک امام مقرر ہے جسے ملکی خزانے سے تنخواہ ملتی ہے۔

(۲) دوسرا ادارہ مجلس مرکزیہ کے نام سے موسوم ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ ہر شہر، ہر قصبے اور گاؤں میں اوقاف کی نگرانی کے لیے انجمن قائم کرے۔ یہ مرکزی ادارہ قرب و جوار کے تمام اوقاف کا نگراں ہے اور اوقاف کا حساب و کتاب بھی اسی کے ذمّے ہے۔

(۳) تیسرا ادارہ جمعیتہ علماء ہے۔ جس کا مرکز سراجیفو اور اسکوپ میں ہے۔ ہر جمعیت علماء چار

ارکان پر مشتمل ہوتی ہے جنھیں علمار کرام کی ایک مجلسِ خاص منتخب کرتی ہے اور اس مجلسِ خاص کے ارکان ہیں مجلسِ اوقاف کے ارکان لیے جاتے ہیں جن کا انتخاب مسلمانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔

جمعیتہ علماء کے فرائض کی تحدید از روئے قانون ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کی مذہبی، اجتماعی تہذیبی زندگی کی نگرانی اور اسلامی اداروں کا اہتمام و انصرام۔

(۴) چوتھا ادارہ مجلس الاوقاف کے نام سے موسوم ہے جس کے مرکزی دفتر سراجیفو اور اسکوپ میں ہیں۔ اس ادارے کا کام یہ ہے کہ وہ اوقاف کے مالیات کا اہتمام و انتظام کرے۔ صدر مجلس اوقاف کو ملکی خزانہ سے مشاہرہ ملتا ہے۔

(۵) پانچواں ادارہ رئیس العلمار یا صدر جمعیتہ العلمار کا ہے جو باقاعدہ حکومت کا عہدیدار ہوتا ہے اور حکومت ہی سے تنخواہ پاتا ہے۔ انھیں سواری کے لیے موٹر بھی حکومت سے ملتی ہے اور فوجی سلامی بھی دی جاتی ہے۔ اس وقت رئیس العلمار کے منصب جلیلہ پر فہیم آفندی سپاہو فائز ہیں جو ڈاکٹر محمد سپاہو وزیر مواصلات کے بھائی ہیں۔

مجلسِ علمار ان تمام اداروں کے ذریعے سے مسلمانوں کے مذہبی اور اجتماعی فرائض انجام دیتی ہے اور تمام اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی کارروائیاں مجلس علمار کے پاس بھیجیں اور ہر معاملے میں اس سے استصواب و استشارہ کریں پھر مجلس علمار نے بھی تقسیم کار کے اصول پر چار شعبے قائم کر رکھے ہیں :۔

(۱) پہلا شعبہ دار الافتار ہے جس کا کام صرف یہ ہے کہ مذہبی معاملات میں فتویٰ دے۔

(۲) دوسرا شعبہ تعلیم کا ہے۔ جس کے ذمے مذہبی تعلیم کی نگرانی ہے۔

(۳) تیسرا شعبہ وعظ و ارشاد ہے اور اس کے صدر کو رئیس الوعاظ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(۴) چوتھا شعبہ ملازمین کے تقرر، عزل و نصب کے لیے مخصوص ہے۔

یہ واضح رہے کہ یہ تمام ادارے ہندوستان کے قومی اداروں کی طرح نہیں ہیں۔ بلکہ انکا انتظام سرکاری دفاتر کی طرح نہایت منظم اور باقاعدہ ہے۔ اور وہ حکومت کے ایک محکمہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔

یوگوسلادیہ میں ہر مسلم پر مذہبی تعلیم لازم ہے۔ چھوٹے سے چھوٹا گاؤں خواہ وہ پہاڑیوں ہی پر کیوں نہ آباد ہو مذہبی تعلیم سے محروم نہیں ہے۔ اس میں ضرور ابتدائی مدرسہ ہوتا ہے جہاں مسلمان بچوں کو قرآن کریم اور مذہبی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ابتدائی سرکاری مدارس میں بھی مذہبی تعلیم مسلمانوں کے لیے جبری ہے جس کی مدت دو سال ہے اور جس کا سرکاری پروگرام کے ماتحت انتظام کیا جاتا ہے مسلمان بچے جب اسلام کی ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوتے ہیں تو انھیں سرکاری مدارس میں داخل کر دیا جاتا ہے جن میں انھیں عربی زبان کی تعلیم و کتابت کے ساتھ جغرافیہ، حساب، تاریخ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

تعلیم کے سلسلے میں یہ واضح رہے کہ سرکاری مدارس میں مسلمان بچوں کے لیے معلم یا ماسٹر بھی مسلمان ہی مقرر کیئے جاتے ہیں۔ اگر کسی سرکاری درسگاہ میں مسلمان کا ایک بچہ بھی موجود ہے تو حکومت کا فرض ہوگا کہ اس کے لیے ایک مسلمان معلم کا بھی انتظام کرے! ظاہر ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں معلم کی سیرت، اس کے اخلاق و خیالات کو کتنا بڑا دخل حاصل ہے۔ اور یوگوسلادیہ کے مسلمان قابل تبریک ہیں کہ انھوں نے تعلیم کے شعبے کو اپنے قبضے میں رکھا ہے اور سرکاری مدارس میں بھی مسلمانوں کی خواہشات کا پورا احترام کیا جاتا ہے۔

یوگوسلادیہ میں جن مدارس کا تعلق حکومت سے نہیں ہے ان کے تعلیم یافتہ طلبہ کو بھی سرکاری ملازمتوں میں لیا جاتا ہے۔ یعنی غیر سرکاری اسلامی مدارس کی ڈگریاں سرکاری مدارس کی ڈگریوں کے مساوی سمجھی جاتی ہیں اور اسلامی مدارس کے طلبہ کو حکومت کے اعلیٰ مناصب اور عہدوں پر فائز کیا جاتا ہے

یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کے لیے یہ بات قابلِ فخر ہے کہ ان کے تمام مذہبی اور شخصی معاملات خود ان ہی کے ہاتھ میں ہیں حکومت کو ان میں مداخلت کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔ وہاں مسلمانوں کی اپنی شرعی عدالتیں قائم ہیں جن میں قاضی مسلمانوں کے باہمی معاملات کا فیصلہ قانون اسلامی کے مطابق کرتے ہیں اور حکومت کی طرف سے ان کا نفاذ ہوتا ہے۔ شرعی عدالتوں کے قاضیوں کا تقرر صدر مجلس علماء کے اختیار میں ہے۔ جب اس کی طرف سے قضاۃ کا تقرر ہو جاتا ہے تو وزیر عدالت اس کی تصدیق کرتا ہے اور یہ تمام قاضی گویا حکومت کی طرف سے جج تصور کیے جاتے ہیں۔ ان کا شمار بھی سرکاری ملازمین میں ہوتا ہے اور تنخواہ بھی انھیں حکومت کے خزانے سے ملتی ہے۔

یوگوسلاویہ کے حدود میں جس جگہ مسلمانوں کی تعداد پانچ ہزار ہے وہاں ایک شرعی عدالت قائم ہے اور سراجیفو اور اسکوپ میں عدالت عالیہ شرعیہ قائم ہے جس میں ماتحت شرعی عدالتوں کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور اس کا فیصلہ آخری اور ناقابلِ تنسیخ سمجھا جاتا ہے۔ گویا یہ عدالت شرعی ہائیکورٹ ہے جہاں تمام مذہبی فیصلوں کی اپیل دائر کی جاتی ہے۔ شرعی عدالتوں کے لیے مسلمانوں کے اپنے مخصوص قوانین ہیں جو حکومت کی طرف سے منظور شدہ ہیں اور ان کے جملہ انتظامات کی نگرانی حکومت کی طرف سے کی جاتی ہے۔

یہ ہے یوگوسلاویہ میں حکومت در حکومت کا خاکہ جس میں مسلمانوں کو تہذیبی، شخصی اور مذہبی خود مختاری حاصل ہے۔ اور حکومت کو نگرانی کے سوا اس میں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

(زمزم)

یوگوسلیویا میں بین الاقوامی وفاق

سرب اور کروٹ قوموں کا تازہ معاہدہ

حال میں یوگوسلیویا کی دو بڑی قوموں، سَرب اور کروٹ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ پتہ دیتا ہے کہ یورپ میں اب قلیل التعداد قوموں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک نئے طریق کار کا دروازہ کھل رہا ہے۔

اس معاہدہ سے پہلے سرب اکثریت ملک کی سیاسی زندگی پر بالکلیہ حاوی ہوگئی تھی۔ وہ ملک کی حکمراں قوم بنی ہوئی تھی، اور دوسرے تمام قلیل التعداد گروہوں کو اس نے محض "اقلیتوں" کی حیثیت دے رکھی تھی جو خود حکمرانی میں شریک نہیں ہوتیں بلکہ رعیت بن کر رہتی ہیں اور محض حکمراں قوم کے رحم وکرم پر زندگی بسر کرتی ہیں۔ مگر اب اس نئے معاہدہ کی رو سے کروٹ نہ تو اقلیت رہے ہیں، اور نہ ایک فرضی یوگوسلاوین قوم میں انکی ہستی کو گم شدہ قرار دیا گیا ہے، بلکہ اب سربی قوم نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ سرب ایک قوم ہیں، اور کروٹ ایک دوسری قوم ہیں، اور یہ دونوں مل کر "یوگوسلاویا" نامی ایک اسٹیٹ بناتی ہیں جسکا مقصد دفاع ملکی اور بیرونی معاملات کی حد تک مشترک پالیسی پر عمل کرنا ہے، باقی رہے ان قوموں کے اپنے اندرونی معاملات، تو ان میں دونوں خود مختار ہیں۔ اس طرح یوگوسلیویا درحقیقت دو قوموں کا ایک وفاقی اسٹیٹ بن گیا ہے، جس میں موافقت کرنے والی دونوں قومیں اپنے اپنے حدود میں بالکل مستقل اور بااختیار ہیں، مگر بعض ایسے مرکزی مسائل میں جنکی صاف صاف تصریح کردی گئی ہے، مل کر معاملات کا انتظام وانصرام کرتی ہیں۔

سربیوں اور کروٹوں کے درمیان بہت کچھ مماثلت وہم جنسی پائی جاتی ہے۔ دونوں سلافی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں کی زبان قریب قریب ایک ہی ہے، صرف رسم الخط میں اختلاف ہے ان کے لباس یکساں ہیں۔ ان کی معاشرتی رسمیں بہت ملتی جلتی ہیں۔ باہمی شادی بیاہ میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں۔ آپس میں مل کر کھاتے پیتے بھی ہیں۔ دونوں کے اخلاقی اصولوں اور جذبات وحسیات میں بھی چنداں فرق نہیں، کیونکہ دونوں عیسائی ہیں مزید برآں یہ دونوں قومیں ایک طویل مدت تک آسٹریا ہنگری اور ترکی سلطنتوں کی غلام رہی ہیں، اور ایک طویل مدت تک مل کر اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرتی رہی ہیں، جس کے دوران میں انکے مصائب بھی مشترک تھے اور مقاصد بھی مشترک تھے۔ مگر اسکے باوجود یہ دونوں مل کر ایک قوم نہ بن سکیں، اور ۲۱ سال کے تلخ تجربات کے بعد آخرکار انہیں تسلیم ہی کرنا پڑا کہ ہم ایک قوم نہیں بلکہ دو قومیں ہیں۔

اور یہ بات انہوں نے کس وقت تسلیم کی؟ ٹھیک اس وقت جبکہ یوگوسلیویا کو چاروں طرف سے حملہ کا خطرہ نظر آرہا ہے۔ ایک طرف اٹلی ہے جو البانیہ پر تسلط حاصل کرکے یوگوسلیویا کے سر پر پہنچ چکا ہے دوسری طرف بلغاری، ہنگرین اور رومانوی اقلیتیں جو یوگوسلیویا میں آباد ہیں، انکی وجہ سے بلغاریا، ہنگری اور رومانیہ، تینوں ہمسایہ ریاستیں اس سے کم وبیش برسرِ پرخاش رہتی ہیں۔ تیسری طرف ۵ لاکھ جرمن اقلیت کی موجودگی ہٹلر کی طرف سے وہی مصیبت یوگوسلیویا پر ہر وقت لا سکتی ہے جو چیکوسلوواکیا اور پولینڈ پر نازل ہو چکی ہے۔ ان حالات میں توقع کی جاسکتی تھی کہ سربی اور کروٹ قومیں اور زیادہ ایک دوسرے سے قریب ہونگی، اور بالکل ہی ایک قوم بن کر رہ جائینگی۔ کیونکہ مشترک خطرات کا بھی قومیت بنانے میں بڑا دخل ہوتا ہے۔ لیکن واقعات نے ثابت کردیا کہ سربوں اور کروٹوں کے علٰحدگی پسند رجحانات کو نہ تو بیرونی خطرات دبا سکے، نہ اندرونی خطرات، اور نہ اشتراکِ نسل ووطن ہی انکو ایک قوم بنا سکا۔ کامل ۲۱ سال تک سربی اکثریت یہ کوشش کرتی رہی کہ ایک یوگوسلافی قومیت

پیدا ہو جائے، اور کروٹ قوم اپنے آپ کو اس قومیت میں گم کردے - لیکن یہ کوشش جتنی زیادہ شدت اختیار کرتی گئی، اتنے ہی زیادہ حالات بگڑتے چلے گئے، یہاں تک کہ سربی اکثریت کو اُس وقت ہوش آیا جب اُسے واقعات کی رفتار سے اچھی طرح اندازہ ہو گیا کہ کروٹ قوم کو دبانے اور بلا شرکت غیرے مالک الملک بننے کی کوشش کا انجام بالآخر یہ ہو گا کہ ملک نہ سربیوں ہی کا رہے گا نہ کروٹوں کو مل سکے گا، بلکہ کسی اور طاقت ور ہمسایہ کے قبضہ میں چلا جائیگا - یہ غنیمت ہے کہ سربی قوم میں اگر کچھ انصاف پسند شریف لوگ نہیں تو کم از کم کچھ ہوشمند، صاحب بصیرت آدمی ہی موجود تھے جنہوں نے برے انجام کو آنے سے پہلے محسوس کر لیا، اور یوگوسلاوی نیشنلزم کا خرقۂ سالوسی اتار کر سیدھی طرح سے یہ حقیقت تسلیم کر لی کہ سرب ایک قوم ہیں اور کروٹ دوسری قوم، اور ملک دونوں کا ہے -

یوگوسلاویا کی آبادی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ہے جس میں سرب ۶۰ لاکھ ہیں اور کروٹ ۴۰ لاکھ - باقی چالیس لاکھ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی قومیں شامل ہیں جن میں سے کسی کی تعداد پانچ دس لاکھ سے زیادہ نہیں - اس طرح جہاں تک ملک کی مجموعی آبادی کا تعلق ہے، اس میں سربیوں کی اکثریت نہیں ہے، لیکن الگ الگ ہر قوم کے مقابلہ میں وہ کثیر التعداد ہیں - اسی صورت حال سے فائدہ اٹھا کر سربیوں نے حکمراں قوم بننے کی کوشش کی، اور عملاً تمام ملک پر اپنا اقتدار جما دیا - ان کے بعد دوسری طاقت ور قوم کروٹ تھے جنہوں نے اس غاصبانہ تسلط کی مخالفت کی - مگر سربی اخبارات اور سیاسی لیڈر یوگوسلاوی نیشنلزم کے نام پر ان کو ملامت کرتے، اور ان کو الزام دیتے رہے کہ یہ اپنی علحدگی پسندی سے "قومی مفاد" کو نقصان پہنچا رہے ہیں - سربیوں کا اقتدار چونکہ ملک پر چھایا ہوا تھا اسلیے خود کروٹ قوم میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جو "یوگوسلاوی نیشنلزم" کا دم بھرتے اور درحقیقت سربی نیشنلزم کی خدمت بجا لاتے تھے - حکومت کی تمام عنایات ایسے ہی کروٹوں پر مبذول ہوتی تھیں - انتخاب مخلوط تھا، اسلیے زیادہ تر ایسے ہی کروٹ انتخابی اداروں میں منتخب ہو کر جاتے تھے جن کو کروٹوں کی

بہ نسبت سربیوں کا اعتماد حاصل ہوتا۔ یہی لوگ مجلس اور وزراء میں بھی لیے جاتے تھے اور کروٹوں کو یہ کہکر فریب دیا جاتا تھا کہ دیکھو یہ "قومی" حکومت ہے، جس میں سرب اور کروٹ سب شامل ہیں۔ حالانکہ دراصل یہ کروٹ وزراء سربیوں کے ملازم ہوتے تھے نہ کہ ذمہ دار وزراء۔ اس کے ساتھ ہی سربی اکثریت نے تعلیم اور اقتدار حکومت اور معاشی طاقت سے کام لے کر ایک زبردست مہم اس غرض کے لیے شروع کر رکھی تھی کہ خود کروٹوں کے خیالات بدلے جائیں اور انکی رائے عام کو اتنا متأثر کر دیا جائے کہ آئندہ سے کروٹوں ہی کے ووٹوں سے وہ لوگ منتخب ہونے لگیں جو سربیوں کے لیے مفید مطلب ہوں۔ کروٹ قوم کے تعلیم یافتہ، ذی شعور لوگ ان کوششوں کو سب سے زیادہ خطرے کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ سربیوں کا اندرونی نفوذ جتنا زیادہ بڑھتا جاتا تھا، اتنا ہی زیادہ کروٹ قوم پرستوں میں یہ میلان بڑھتا چلا جارہا تھا کہ کسی بیرونی طاقت، مثلاً اٹلی یا جرمنی کی مدد سے سربیوں کی سرکوبی کرائیں، اور ان کے عنکبوتی استیلاء سے نجات حاصل کریں۔

ان حالات میں کروٹ قوم کے لیڈر ڈاکٹر ماچک (Matcheck) نے یہ آواز اٹھائی کہ "اگر یوگوسلیویا کو ایک مستقل اسٹیٹ کی حیثیت سے زندہ رہنا ہے، تو اسے کروٹیا، مقدونیا، مانٹی نیگرو اور سربیا کے ممالک متحدہ میں تبدیل ہونا پڑیگا"۔ ایک مدت تک اسکی آواز بہرے کانوں سے سنی جاتی رہی۔ مگر چیکوسلوواکیا کا حشر دیکھنے کے بعد سربیوں کے خیالات روباصلاح ہونے لگے۔ انکو واقعی خطرہ ہوگیا کہ کروٹوں کی بے اطمینانی ایک روز یوگوسلاویا کی آزادی کو ختم کرادیگی۔ آخرکار ۲ راپریل ۱۹۳۹ء کو تاج کی طرف سے رئیس الوزراء خود ڈاکٹر ماچک سے گفتگو کرنے کے لیے زاگرب گیا۔ ملاقات سے پہلے یہ بات طے ہوگئی تھی کہ دونوں لیڈر مساویانہ حیثیت سے ملینگے، گویا کہ وہ دو مستقل قوموں کے نمائندے ہیں۔ ۲۵ دن کے اندر ان دونوں نے ۲۱ سال کے اختلافات کو صاف کر دیا اور ۲۷ راپریل کو اعلان ہوگیا کہ ان کے درمیان ایک اطمینان بخش سمجھوتہ ہوچکا ہے۔

اس سمجھوتہ کی رو سے کروٹیا (وہ علاقہ جہاں کروٹوں کی اکثریت ہے) یوگوسلاویا کے اندر ایک آزاد علاقہ تسلیم کیا گیا ہے جسکی پارلیمنٹ اور حکومت اپنی ہوگی اور جسکو اپنے اندرونی معاملات کا انتظام کرنے کے لیے پورے اختیارات حاصل ہونگے۔ کروٹیا ایک جداگانہ اسٹیٹ سمجھا جائیگا اور اسکے باشندوں کو ایک جداگانہ قوم کی حیثیت حاصل ہوگی۔ یوگوسلاویا کے باقی حصوں کے ساتھ مل کر کروٹیا اُس فرمانروا خاندان کی سیادت تسلیم کریگا جو اس وقت یوگوسلاویا کے تخت کا مالک ہے۔ فوج مشترک ہوگی اور امور خارجیہ کا تعلق بھی مرکزی حکومت سے ہوگا۔ اس سمجھوتے کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ یوگوسلاویا کی ریاست اب سرب اور کروٹ، دو قوموں کی وفاقی ریاست قرار پائی ہے باقی چھوٹی چھوٹی قومیں جو وہاں آباد ہیں، انہیں اقلیتوں کی حیثیت دی گئی ہے۔

۲۔ جس علاقہ میں کروٹ کثرت سے آباد ہیں وہاں کروٹوں ہی کا اسٹیٹ ہے، اور جہاں سربیوں کی اکثریت ہے وہاں سربیوں کا اسٹیٹ ہے لیکن کروٹ اسٹیٹ میں قلیل التعداد سربیوں کے لیے، اور سربی اسٹیٹ میں قلیل التعداد کروٹوں کے لیے تحفظات رکھے گئے ہیں۔

۳۔ انتخابی حلقے اسطرح بنائے گئے ہیں کہ سرب کروٹوں کو یا کروٹ سربیوں کو نمائندگی سے محروم نہ کرسکیں۔

۴۔ مرکزی حکومت میں سربی اور کروٹ وزراء کی تعداد مساوی رکھی گئی ہے۔ اور وزارت عظمیٰ کیساتھ ایک نائب وزیر اعظم کا عہدہ رکھا گیا ہے۔ باری باری ایک مرتبہ سربی قوم کا آدمی وزیر اعظم ہوگا تو کروٹ قوم کا آدمی اس کا نائب ہوگا، اور دوسری مرتبہ کروٹ قوم کا آدمی وزیر اعظم ہوگا تو سربی قوم کا آدمی اسکا نائب۔

۵۔ فوج کے متعلق طے ہوا ہے کہ دونوں قوموں کے آدمی اس میں بلا امتیاز لیے جائینگے۔ کنٹرول مشترک ہوگا جدھر سربیوں کا علاقہ ہے ادھر کی سرحدوں پر سربی فوجیں مامور ہونگی اور جدھر کروٹوں کا علاقہ ہے اس طرف کی سرحدوں کی حفاظت کروٹ فوجیں کرینگی۔ ۶۔ یوگوسلاویا کی مرکزی پارلیمنٹ کا دائرۂ عمل اب صرف دفاع، امور خارجیہ اور چند دوسرے مرکزی معاملات سے ہے جن کی تعیین کے ساتھ صراحت کردی گئی ہے۔

۷۔ مرکزی حکومت کی ملازمت میں سرب اور کروٹ دونوں اپنی اپنی آبادی کے تناسب سے لیے جائینگے۔

(ایسٹرن ٹائمز)